السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ زید کو نکاح کیے ہوئے تقریباً بارہ برس ہوئے،اس نے اپنی بیوی سے اب تک کچھ کلام وغیرہ نہیں کیا اوراس کے نان ونفقہ کی بھی خبرگیری نہیں کرتا،اس سے لوگوں نے بارہا کہا کہ تواپنی بیوی سے کلام وغیرہ نہیں کرتا اوراس کے نان ونفقہ کی خبر نہیں لیتا تواس کی طلاق ہی دے دے،اس پر بھی اس نے کچھ توجہ نہیں دی۔اب اس کی بیوی کے والدین چاہتے ہیں کہ یا توزید اپنی بیوی سے معاملہ دنیوی رکھے اورنان ونفقہ دے یاطلاق دے دے تواس پر موافق شرع شریف کے کس طرح عمل کیاجائے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں زیدکی بیوی حاکم کے یہاں اس مضمون کا استغاثہ دائرکرے کہ میرے خاوند(زید) کو حکم دیاجائے کہ یا تومیرے حقوق اداکرے یامجھے طلاق دے دے،تاکہ میں دوسراعقد کرکے اپنی زندگی بسرکروں اوراگر زید مفت طلاق نہ دے اورمعاوضہ طلب کرے اوراس کی بیوی طلاق کا معاوضہ دے سکتی ہوتوحاکم بمعاوضہ طلاق دلوادے۔اگرزیداس پر بھی راضی نہ ہوتواگرممکن ہوکہ حاکم فریقین کے لوگوں میں سے ثالث مقررکرکے اس مقدمہ کوان ثالثوں کے سپردکرے توکرے،پھر وہ ثالثین نیک نیتی سے دونوں کے حق میں جوفیصلہ بہتر جانیں کردیں اوراگریہ صورت بھی ممکن نہ ہوتوحاکم ان دونوں میں تفریق کرادے اوربعد تفریق اگر عورت چاہے تواس کا دوسرانکاح کرادیا جائے۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ... ۲۲۸ ... سورۃالبقرۃ

''عورتوں کے مردوں پراتنے ہی حقوق ہیں،جتنے مردوں کے عورتوں پر ہے۔''

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۱۹ ... سورۃالنساء

''اوران سے بھلے طریقے سے زندگی گزاردو۔''

عن حکیم بن معاویۃالقشیري عن أبیہ قال : (قُلْتُ : یَارَسُولَ اللّٰہِ !مَاحَقُّ زَوْجَۃِأَحَدِنَاعَلَیْہِ ؟قَالَ : أَنْ تُطْعِمَھَا إِذَا طَعِمْتَ ، وَتَکْسُوَھَا إِذَا اکْتَسَیْتَ "[1]الحدیث"

''میں نے عرض کی:اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم !ہماری بیویوں کا ہم پر کیا حق ہے؟آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''جب خودکھاؤتوان کو بھی کھلاؤاورجب خود پہنوتوان کو بھی پہناؤ"

"قال فی سبل السلام(۷۸/۲)دل الحدیث علی وجوب نفقۃ الزوج وکسوتھا"

''سبل السلام(125/2)میں ہے کہ یہ دلیل ہے کہ عورت کا روٹی کپڑامرد کے ذمے واجب ہے''

(عن جابر رضی اللہ عنہ فی حدیث الحج بطولہ قال فی ذکر النساء : ((ولھن علیکم رزقھن وکسوتھن بالمعروف))[2](اخرجہ مسلم

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کا ذکرکرتے ہوئے فرمایا:"اورتمہارے ذمے ان(عورتوں)کواچھے طریقے سے کھلانا اورپہنانا ہے''

"قال فی سبل السلام(۱۲۵/۲)وھو دلیل علی وجوب النفقۃ والکسوۃ للزوجۃکما دلت لہ الآیۃ"

یہ(حدیث) بیوی کے لیے نفقے اورلباس کے وجوب کی دلیل ہے،جس طرح آیت بھی اس پردلالت کرتی ہے۔

[حَدَّثَنِی أَبُوہُرَیْرَۃَرَضِیَ اللَّہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : (أَفْضَلُ الصَّدَقَۃِمَاتَرَکَ غِنًی، وَالْیَدُ الْعُلْیَاخَیْرٌ مِنَ الْیَدِ السُّفْلَی، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ) تَقُولُ الْمَرْأَۃُ : إِمَّاأَنْ تُطْعِمَنِی، وَإِمَّاأَنْ تُطَلِّقَنِی "[3] رواہ الدار قطنی واسنادہ حسن "[4]"

اوپر والاہاتھ(خرچ کرنے والا)نیچے والاہاتھ(مانگنے والے) سے بہتر ہے،تم میں سے کوئی(خرچ کی) ابتدااس سے کرے جس کی کفالت کاوہ ذمہ دار ہے۔اس کی بیوی کہتی ہے:مجھے کھانےپینے کو دو،وگرنہ مجھے طلاق دے دو''دار قطنی نے اسے روایت کیاہے اوراس کی سند حسن ہے۔

"قال فی سبل السلام(۱۲۶/۲)واستدل علی ان لزوجۃاذااعسر زوجھا بنفقتھا طلب الفراق"

''اس میں دلیل ہے کہ جب خاوند خرچ نہ دے سکے تو وہ اس سے طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے

عن عمر عند الشافعی عبد الرزاق وابن المنذر انہ کتب الی امراالاجناد فی رجال غابوا عن نسائہم امان ینفقوا واما ان یطلقوا و یبعثوا نفقۃ ما جسوا[5]اخرجہ الشافعی ثم البیھقی باسناد حسن قال فی سبل السلام (۱۲۸/۲) فیہ دلیل علی انہا" عند عمر رضی اللہ عنہ لا یسقط النفقۃ بالمطل فی حق الزوجۃ وعلی انہ یجب احد الامرین علی الازواج الانفاق اوالطلاق"

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ عبدالرزاق اور ابن المنذر رحمۃ اللہ علیہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے لشکروں کے امرا کو ان مردوں کے بارے میں خط لکھا، جو اپنے پیچھے بیویاں چھوڑ کر گئے ہوئے ہیں کہ یا تو وہ ان کو نفقہ دیں یا پھر ان کو طلاق دے دیں اور ساتھ اس مدت کا بھی نفقہ دیں، جتنی مدت انھوں نے اپنی بیویوں کو روک کر رکھا ہے'' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے روایت کیا ہے، اس میں دلیل ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک دیر ہو جانے کی وجہ سے بیوی کا خرچ ساقط نہیں ہو جاتا اور خاوند پر فرض ہے کہ یا تو عورت کو خرچ دے یا اسے طلاق دے ۔

وَلا تُمسِكوهُنَّ ضِرارًا لِتَعتَدوا   ۲۳۱ ... سورة البقرة

''اور انھیں تکلیف دینے کے لیے نہ روکے رکھو اور زیادتی نہ کرو''

عن ابن عباس، اَن امراَۃ ثابت بن قیس بن شماس اَتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت : یا رسول اللہ، ثابت بن قیس ما اَعتب علیہ فی خلق ولا دین، ولکنی اَکرہ الکفر فی الإسلام . فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : اَتردین علیہ" حدیقتہ؟ قالت : نعم، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : اقبل الحدیقۃ وطلقھا تطلیقۃ".[6]رواہ البخاری

''عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس بن شماس کی بیوی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی ۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس (اپنے خاوند) کے دین اور اخلاق (کی کسی خرابی) کی وجہ سے ناراض نہیں لیکن مجھے مسلمان ہوتے ہوئے (خاوند کی) ناشکری کرنا اچھا نہیں لگتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اسے اس کا باغ واپس دے دوگی؟'' اس نے کہا جی ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ثابت کو) حکم دیا کہ اس (اپنی بیوی) سے باغ واپس لے لیں اور اسے طلاق دے دیں ۔'' اس کو بخاری نے روایت کیا ۔

"قال فی سبل السلام (ص:۹۳) فیہ دلیل علی شرعیۃ الخلع وصحتہ وانہ یحل اخذ العوض من المراۃ"

"سبل السلام (ص:93) میں ہے، اس میں دلیل ہے کہ خلع مشروع اور صحیح ہے اور عورت سے عوضانہ میں مال واپس لے لینا جائز ہے

وَإِن خِفتُم شِقاقَ بَينِهِما فَابعَثوا حَكَمًا مِن أَهلِهِ وَحَكَمًا مِن أَهلِها إِن يُريدا إِصلـٰحًا يُوَفِّقِ اللَّهُ بَينَهُما ... ۳۵ ... سورة النساء

''اور اگر ان دونوں کے درمیان مخالفت سے ڈرو تو ایک منصف مرد کے گھر والوں سے اور ایک منصف عورت کے گھر والوں سے مقرر کرو، اگر وہ دونوں اصلاح چاہیں گے تو اللہ دونوں کے درمیان موافقت پیدا کردے گا۔''

"وقد ثبت فی الفسخ بعدم النفقۃ ما اَخرجہ الدارقطنی والبیھقی من حدیث اَبی ہریرۃ مرفوعا قال : [قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل لا یجد ما ینفق علی امراتہ ((یفرق بینھما))[7]اخرجہ الشافعی وعبدالرزاق عن سعید بن المسیب" وقد سالہ عن ذلک فقال یفرق بینھما فقیل لہ : سنۃ؟ فقال نعم سنۃ

(عدم نفقہ کی وجہ سے نکاح کے فسخ کیے جانے کا ثبوت اس حدیث سے ملتا ہے جسے امام دارقطنی اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً بیان کیا ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کے متعلق فرمایا جس کے پاس اپنی بیوی پر خرچ کرنے کے لیے مال نہیں ہے ان دونوں کے درمیان جدائی کردی جائے "اس حدیث کو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے سعید بن المسیب سے روایت کیا ہے کسی آدمی نے ان سے اس بارے میں سوال کیا تو انھوں نے فرمایا ان دونوں کے درمیان جدائی کرادی جائے ۔ ان سے پوچھا گیا کہ کیا یہ سنت ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں یہ سنت ہے)

"قال فی سبل السلام (۱۲۷/۲) ومراسیل سعید معمول بہا لما عرف من انہ لا یرسل الا عن ثقۃ قال الشافعی والذي یشبہ ان یکون قول سعید سنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

سبل السلام (127/2) میں ہے کہ سعید کی تمام مرسل حدیثیں مقبول ہیں، کیوں کہ وہ صرف ثقہ لوگوں ہی سے روایت کرتے ہیں ۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: سعید جب ''سنت'' کہتے ہیں تو اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہوتی ہے''

("وفیہ ایضاً (۱۲۷/۲) وقد اخرج الدارقطنی والبیھقی من حدیث ابی ہریرۃ مرفوعاً بلفظ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل لا یجد ما ینفق علی امراتہ قال: (یفرق بینھما"

''امام دارقطنی اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً ان الفاظ میں روایت کی ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے متعلق فرمایا، جسے اپنی بیوی پر خرچ کرنے کے لیے مال میسر نہ ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے درمیان جدائی کرادی جائے ۔ "اسے دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ اور بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے''

---

[1] ۔ اخرجہ احمد (446/4) والنسائی وابوداؤد وابن ماجہ وعلق البخاري بعضہ وصححہ ابن حبان (سبل السلام: 78/2) ابو سعید محمد شرف الدین ۔

[2]1218) صحیح مسلم رقم الحدیث ۔)

[3]295/3) سنن دار قطنی ۔)

[4]295/3) سنن دار قطنی ۔)

[5]1159)بلوغ المرام رقم الحديث۔)

[6]4971)صحيح البخاري رقم الحديث)

[7]1273)مسند الشافعي۔)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ: 571

محدث فتویٰ